منشور محمدی

۱۳۱۰ھ

بنگلور

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم ٭ باخاتم دھر آمدہ منشور محمد ص ٭ توریت بلاتوریہ انجیل بہ تبجیل ٭ گویان صفت سیرت مبرور محمد

نمبر ۳ | مطبوعہ ۲۵ محرم الحرام سنہ ۱۳۱۰ ہجری روز جمعہ | جلد ۱۹

یہہ اخبار عشرہ وار بمضامین تردید مذہب عیسوی چھپتا ہی قیمت بحساب پیشگی سالانہ ۵ روپیہ بذریعہ منی آرڈر بنام مہتمم آنی چاہیے

قبول اسلام

اس عنوان کے تحت مین ہم نے پہلے پرچہ مین تحریر کیا تھا کہ انجمن تبلیغ اسلام حیدرآباد دکن کی کوششون سے جنگوگون نے اسلام قبول کیا ہے ان کی تعداد ڈیڑھ سو سے متجاوز ہے مگر اب ہم کو خبر ملی ہے کہ اب تک انکی تعداد ۲۱۵ کو پہونچ چکی ہے اور دن بدن اسکو ترقی ہوتی جاتی ہی اللہم زد فزد۔

ڈھاکہ مین نومسلم انگریز

ڈھاکہ مین دو مسلمان انگریز بڑے زور سے تائید اسلام مین وعظ کہتے ہین۔

حالات لورپول

(بزدلانہ حملہ مسجد پر)

کچھ عرصہ سے لورپول مین چند اشخاص نے خواہ متعصبانہ تحریک سے یا صرف اپنی کم عقلی سے مذہب اسلام قبول کر لیا ہے برو ہم پیریس مین ایک مسجد واقع ہے جسمین یہ لوگ موافق اپنے عقاید کے عبادت کرتے ہین۔ اس سے وہ کسیکو کچھہ نقصان نہین پہونچاتے ہین بلکہ ایک امنوہ اوسط درجہ کے ہمسایگان کا مسجد کے گرد جمع ہوتا جاتا ہے جو ان لوگون کو مسجد سے نکلتے وقت تکلیف دیتا ہے۔ تھوڑا عرصہ گذرا کہ ایک عورت کو مسجد سے نکلتے وقت تین شخصون نے گھیر لیا اور بہ سختی بیجا اسکے ساتھہ پیش آئی علی ہذا دوسرے روز شام کے وقت بعد ادائے نماز دو مشہور ممبر جماعت اسلام کے مسجد سے نکلکر جاتے تھے برو ہم پیریس کے چار شخص اور بھی ہمراہ ہوے۔ انمین سے ایک شخص نے چاقو نکالکر ایک اہل اسلام کے بائین آنکھہ کے نیچے مارا پس اسکے دوسرے ساتھی نے اس حملہ آور شخص کو پکڑ لیا مگر چند اور بدکیش اشخاص نے اس دوسرے اہل اسلام کو بھی زدوکوب کیا پس یہہ ہر دو اہل اسلام مجروح ہوکر داخل ہسپتال ہوے اور ان کے حملہ آور بھاگ گئے پولیس سے بھی اس ماجرے کی رپورٹ کی گئی۔ اور سفیر سلطنت عثمانیہ کو بھی بمقام لندن اطلاع

دیکھی۔ صاحب ممدوح اس واقعہ کو سنکر بہت خشمناک ہوے کہ ایسے بیگناہ اہل اسلامون کو اسطرح تکلیف پہونچائی گئی امید کیجاتی ہے کہ یہ حملہ آور اشخاص گرفتار ہوکر اپنی بدکرداری کی سزاے معقول پاوینگے۔ ای بھائی مسلمانون مناسب ہے کہ مسلمانان لورپول کو چندہ سے امداد کیجئے کہ خداوند تعالی مسجد لورپول تیار کراے۔

ٹی جی ولیم کی زبان درازی اور اسکے برخلاف دہلی مین مسلمانون کا جلسہ

اجکل ایک رسالہ مطبوعہ امریکن مشن لودہیانہ جسکا نام "محمد کی تاریخ کا اجمال" ہے مولفہ پادری ٹی جی ولیم مقیم ریواڑی ضلع گورگانوہ کا ہماری نظر سے گذرا جس مین جناب سرور عالم فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم پر وہ وہ ذاتی حملے کئے گئے ہین جو شاید ابتک کسی پادری نے کسی مذہب کے مقتدا پر نہین کئے تھے۔ ہم اپنے قلم سے وہ الفاظ نہین نکال سکتے جو پادری ولیم نے رسول مقبول صلعم کی نسبت لکھے ہین "ڈکیت" "مکار" یہ کم درجہ کے الفاظ ہین۔ اس سے زیادہ درشت الفاظ پر ہماری قلم دلیری نہین کرتی ورنہ وہ بھی لکھکے دکھا دئے جاتے ہم نہین سمجھ سکتے کہ مولف کو یورپین سوسیٹی نے اس رسالہ کے لکھنے کی کیونکر اجازت دیدی؟ اور ایک یورپین تعلیم یافتہ قوم کے مستند پیشوا کی قلم سے کیونکر ایسے مجنونانہ الفاظ نکلے؟ کیا اس لایعنی تحریر سے مسلمان اپنے سچے عقیدے اور سچے ایمان کو جو وہ اپنے نبی برحق خاتم النبیین محمد مصطفے صلعم کی بابت رکھتے ہین چھوڑ دینگے؟ کیا اس رسالہ کے سبب سے اہل اسلام عیسائی مذہب اور عیسائیون کو حضوصا پادریون کو وقعت کی نظر سے دیکھینگے۔؟ اور راست باز اور دین دار خیال کرینگے؟ کیا ایسی تحریر کو کوئی عاقل منصفانہ اور قول فیصل خیال کرسکتا ہے؟ کیا تجربہ اس بات کی شہادت دیسکتا ہی کہ ایسی تحریرین پبلک پر نیک اثر ڈالتی ہون گے؟ کیا کوئی شخص اس قسم کی کتاب کو نیک نیتی اور دیانتداری پر محمول کرسکتا ہے؟ ہرگز نہین۔

بلکہ ہم ببانگ پکارے کہے دیتے ہین کہ اسطرحکی تحریرین وحشت انگیز فساد خیز دل دکھانے والی جوش وخروش پیدا کرنے والی۔ امن عام کی دشمن خلاف منشاء قانون وگورنمنٹ ثابت ہوتی ہین۔ ایسی کتاب کو پڑھکر بودے سے بودے عقیدہ کا مسلمان اور جاہل ایماندار ممکن نہین جو جوش مذہبی مین بھر آئے اور اسکی آنکھون مین خون تیزی کے ساتھ حرکت نہ کرنے لگے۔

اگر ہمارے بھائی مسلمان (اور ہم بھی انہین مین شامل ہین) ایسی تحریر کو پڑھکر خاموش بیٹھے رہتے تو ہم سمجھ لیتے کہ بیشک مسلمانون مین سے سچی مذہبی حمیت (جو ہر بشر کو اپنے مذہب کے ساتھ جسے وہ مانتا ہے لازم و فرض ہی) بالکل جاتی رہی اور بے شبہ مسلمانون کی رگون مین پانی خون کا دورہ سست ہوگیا۔

خدا کا شکر ہے کہ ہمارے اس اجڑے دیار کے مسلمانون نے ایسے سخت رسالہ کی طرف متانت سے ایک نظر ڈالی اور اگر وہ خدانخواستہ ایسا نہ کرتے تو بیشک ہم انسے ضرور بدگمان ہوتے سہ

فدت نفسی وما ملکت یمینی فوارس صدقت فیہم ظنونی

ہین اسبات سے خوش ہونا چاہئے کہ کار خیر مین ہمارے شہر کے مسلمانون نے سب سے پہلے قدم سعی آگے بڑہایا۔ اور اس جوش کے رفع کرنے کے لئے جو عام مسلمانون مین اس رسالہ سے پھیلا ہوا تہا ایک مجمع مسجد فتحپوری مین ۱۹ ماہ جون کو کیا جس مین دو ہزار مسلمان موجود تھے جب مسلمانون کی کثیر تعداد جمع ہوگئی تو مولوی حافظ عزیز الدین صاحب وکیل ضلع دہلی نے نہایت قابل قدر اور پر تاثیر تقریر مین مسلمانون کے باہمی اتفاق اور صلح کے فائدے اور نفاق و عداوت کے نقصان اور جناب سید المرسلین خاتم النبیین صلعم کے واقعی خوبیان اور سچی تعریفین بیان فرمائین۔ انکے بعد ہمارے شہر کے خوش بیان واعظ مولوی عبد المجید صاحب نے کھڑے ہوکر ایسی دلکش اور اطمینان بخش الفاظ مین باہمی اتفاق اور رسول اللہ صلعم کے فضائل موثرانہ اور جو شیلے طور سے بیان فرمائے جسے سامعین نے نہایت غور سے سُنا اور بہت کچھ اسے دلمین جگہہ دی۔

مولوی صاحب کے مضمون ختم کرنے پر بالاتفاق اس قابل غور رسالہ کی بابت یہ تجویز پاس ہوی کہ اس کام کے واسطے چند بزرگ اصحاب کا ایک ڈپوٹیشن مسلمانون کی طرف سے جناب معلے القاب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب بالقابہ کی خدمت مین بھیجا جاے۔ جسکا کام یہ ہوگا کہ مسلمانون کی جانب سے نہایت ادب کے ساتھہ اپنی سچی ہمدردی رحمدل مصنف گورنمنٹ کی خدمت مین اس معاملہ کا استغاثہ ایک عرضداشت کے ذریعہ سے پیش کرے۔

حافظ عزیز الدین صاحب نے ان مسلمانون کے نام سنائے جنکو عام لوگون نے ڈپوٹیشن مین بھیجنے کے لئے انتخاب کیا تہا۔ اور یہ بیان کیا کہ یہ سب لوگ اپنے اپنے خرچ کے خود کفیل بنتے ہین لیکن اور بعض ضروری اخراجات کے لئے فوراً پانچسو روپیہ کا چندہ ہوگیا اور چونکہ یہہ رقم کافی سمجہی گئی اسلئے چندہ کی فہرست کو روکدیا۔

سب سے آخر مین یہ تجویز پیش ہوی کہ ایک ایک تار اس جلسہ کی کارروائی کے متعلق چند اخبارون مین بھیجا جاے۔ یہ تجویز بالاتفاق منظور ہوی اور اسیوقت چار تلیگراف دئیے گئے اور جلسہ برخاست ہوا۔ اکمل

حسن علی علیسوی کا رسالہ

منشور محمدی کے آخری اشاعتون مین مولوی غلام محمد صاحب سورتی نے حسن علی علیسائی کے اس رسالہ کا جواب جو جناب مولوی تفضل حسین صاحب کے رسالہ برہان کامل کا رد تھا طبع کرایا تھا۔ گو وہ پورے رسالہ کا جواب نہ تھا اور مولوی صاحب موصوف نے صرف اس حصہ کا جواب تحریر فرمایا تھا جس مین فصاحت قرآن مجید پر بحث تھی مگر اسی سے حسن علی کے رسالہ کی وقعت اور صاحب رسالہ کی معقولیت کا اندازہ ہوسکتا ہے کہ جو اعتراض تھے قلت فکر کی وجہ سے تھے اور جو جواب تھے وہ کمی استعداد اور تعصب کے سبب سے۔ جب فصحاے عرب و بلغاے قریش جنکی مادری زبان عربی تھی اور جو اپنی فصاحت اور بلاغت مین فرعونی دعوی کرتے تھے قرآن مین ایک زیر زبر کی غلطی نکالنے سے عاجز اور اسکے ایک شوشے پر حرف دھرنے سے قاصر رہے تو جناب حسن علی صاحب

کس شمار و قطار مین۔ اسکے بعد حسن علی صاحب مذکور نے ایک اور رسالہ لکھا تہا جو جناب مولوی حاجی محمد عبد اللہ صاحب مصنف شق القمر وغیرہ وغیرہ کے رسالہ المنقلہ للمصقلہ کا جواب ہی۔ منشور محمدی جاری رہتا تو یقیناً عیسائی صاحب مذکور کے ابتک کئے رد معرض طبع مین آتے۔

اس رسالہ کے اخیر مین صاحب موصوف نے بڑی ہی لن ترانی کی ہے لکھا ہے کہ وہ ایک اور رسالہ منفخۂ اسلام لکھنے والے ہین معلوم نہین کہ ابتک طبع ہوا یا نہین جسکے دیکھنے کے ہم مشتاق ہین۔ اس آخر الذکر رسالہ یعنے للمنقلہ کا رد مختصر طور پر جناب مولوی غلام محمد صاحب نے لکھا ہے جو یہان درج کیا جاتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و صلوٰۃ کے واضح ہو کہ ایک رسالہ اردو حسن علی کا نظر سے گذرا جس مین سوائے لسانی اور دہوکھا دہی کے اور کچھ نہین ہے جسکا جواب بباعث قلت فرصت کے چند فقرون کا بطور نمونہ بیان کرتا ہون امید ہے کہ پادری صاحب بعین انصاف دیکھینگے۔

(۱) **قولہ** فلک کو دوار کیون لکھا ہے کیونکہ فلک گردش نہین کرتا ہے اور اہل اسلام کا علم فلسفہ غلط ہے۔

اقول مدار یوم ولیلہ کا گردش فلک یا زمین پر ہے لیکن جب پادری صاحب نئے فلسفہ کی تعلیم سے گردش فلک نہین مانتے تو ضرور گردش زمین مانتے ہین اور یہہ امر اس بات کا مظہر ہے کہ پادری صاحب یا در پردہ چند آیات بائبل کے منکر ہین یا بائبل سے ناواقف۔ ہب البطال گردش زمین پر تین شاہد اپنی ہی کتاب مقدس سے دیکھ لیجئے اول یشوع باب ۱۰۔ آیت ۱۲۔ ای آفتاب جبعون پر ٹہہرا رہ اور ای آفتاب تو بھی وادی ایلون کے درمیان۔ ثانی یسعیاہ باب ۳۸ آیت ۸ دیکھہ مین آفتاب کے ڈہلے ہوے سایہ کے درجون مین سے جو آخر کی دہوپ گھڑی مین اندازہ ہوتے دس درجے پھر اکے چڑہا لاؤنگا چنانچہ آفتاب جن درجون سے ڈہل گیا تھا ان مین کے دس درجے پھر چڑہ گیا۔ ثالث۔ متی باب ۵۔ آیت ۴۵ کیونکہ وہ اپنے سورج بدون اور نیکون پر اگاتا ہے۔ پادری صاحب اب آپ انصاف سے دیکھئے کہ اگر زمین گردش کرتی تو کیون یشوع آفتاب کو مخاطب بناتے اور کیون یسعیاہ سورج ڈہلے ہوے کو چڑہا لانے کا فرماتے اور کیون متی مین سورج اگنے کا کہا جاتا اگر کوئی عقلی دلیل بطلان گردش زمین پر چاہتے ہو تو ہدیہ سعید یہ دیکھہ لیجئے۔

(۲) **قولہ** اگر کسی نے شرارت اور بد ذاتی سے امور شنیعہ کیا بھی ہو (یعنے تحریف) تو اللہ تعالیٰ اپنے کلام کا خود ہی محافظ ہے اسکے کرنے سے کیا ہو سکتا ہے۔ مکاشفات ۲۲۔ ۱۸ کیونکہ مین ہر ایک شخص کے الخ کو ملاحظہ فرمائے کہ کسکو غرض و مطلب ہے کہ ایسے افعال قبیحہ و اعمال شنیعہ کرکے عذاب ابدی مین پڑے اگر اہل اسلام اصرار و استبداد فرماتے ہین کہ تحریف کتب مقدسہ ضرور ہوئی تو اپنے دعوی کی دلیل ساطع غیر کی تواریخ معتبرہ وغیرہ سے دین۔

اقول پادری صاحب آپ کہان سوئے ہوے ہین علماء اسلام نے تو مستقل کتابین اثبات تحریف مین تصنیف کی ہین

شاہد اعجاز عیسوی تحریف بائبل وغیرہ کا مطالعہ نہ کیا ہوگا آپ
تواریخ سے ثبوت مانگتے ہو ہمارے محاورے مین یہہ مثل مشہور
ہے کہ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا تواریخ کہان دیکھنے جاؤ بطور
نمونہ آپ ہی کی کتاب مقدس سے لکھتا ہون دیکھہ لیجئے
زاید تو کیا لکھون منصف مزاج کو تین ہی شاہد کافی ہے
اول زبور ۷۲ آیت ۲۰ داؤد بن یسی کی دعائین تمام
ہوئین اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ مابعد کی دعائین
زبور سے نہین ہے بلکہ کسی نے لکھدی ہے اسی اعتراض
کی وجہ سے کتاب مقدس عربی مطبوع لندن سنہ ۱۸۶۰ء
مین یہہ آیت ہی ندارد پادری صاحب تحریف کسی اور
شئی کا نام ہے؟ ثانی متی باب ۱ آیت ۱۱ یوسیاہ
سے یہویقیم اور یہویقیم سے یکونیا اس عبارت پر یہہ شبہ
وارد ہوتا ہے کہ یہویقیم نسب نامۂ عیسیٰ مین داخل ہے
اور شان مین اسکے (ارمیا باب ۳۶ آیت ۳۰ اسلئے
یہوداہ کے بادشاہ یہویقیم کے بابت خداوند یون کہتا
ہے کہ اسکی نسل مین سے کوئی نہ رہیگا جو داؤد کے تخت
پر بیٹھے) یہہ وارد ہے کہ اسکی نسل سے کوئی داؤد کے
تخت پر نہ بیٹھے تو عیسیٰ داؤد کے تخت پر نہین بیٹھہ سکتا
اور حالانکہ داؤد کے تخت پر بیٹھنا اور پیش خبری اسبات
کی ہونا نزدیک عیسویون کے مسلم تو یوسیاہ اور
یکونیاہ کے درمیان سے یہویقیم مٹا دیا اور پوتے کو بیٹا
بنا دیا اور یکونیاہ یوسیاہ کا پوتا ہے یہہ تاریخ اول
باب ۳ آیت ۱۶ مین مصرح ہے پادری صاحب شاید
اسکو اصلاح کہتے ہون گے۔ ثالث ۲ سلاطین باب ۱۶
آیت ۲ یوتام کا بیٹا احاز تخت پر بیٹھا اسوقت کہ جب
وہ بادشاہ ہوا بیس برس کا تھا اور اس نے سولہ برس
یروسلم مین بادشاہت کی اور باب ۱۸۔ آیت ۲ شاہ
یہوداہ احاز کا بیٹا حزقیاہ بادشاہ ہوا اور جب کہ وہ
بادشاہت کرنے لگا تو پچیس برس کا تھا ظاہرًا اس
عبارت پر یہہ شبہ وارد ہوتا ہے کہ احاز کی گیارہ
برس کی عمر مین حزقیا پیدا ہوا تھا کیونکہ ۱۲×۲ = ۲۶ - ۲۵ = ۱۱
گیا اور رہتے ہین تو گجراتی بائبل مطبوع بمبئی سنہ ۱۸۶۱ء
مین اس شبہ کے دفع مین بیس کو پچیس سے بدلدیا پادری
صاحب کیا یہہ بھی تحریف نہین ہے؟۔

(۳) **قول** چونکہ مصنف ہدایۃ النحو مسلمان تھے قواعد صرف
ونحو ترک کرکے قرآن مجید کی تقلید کی اگر مصنف مذکور
حسب قواعد منضبطہ صرف ونحو مین تحریر کرتے تو ان کو کفر
لازم آتا اسوجہ سے قرآن کے مطابق اپنے کتاب مین درج
کرکے نحو کو خراب کر ڈالا کیونکہ علم عربی مین نہایت وسعت
وبسطت ہے یعنے واحد کا صیغہ واحد کے لئے اور تثنیہ کا صیغہ
تثنیہ کے لئے الخ۔

اقول واہ پادری صاحب آپ قواعد نحو کے بھی موجد
ہو بھلا یہ تو بتلائے کہ آپ نے نحو کس سے پڑھی اور کس
کتاب مین یہہ قاعدہ دیکھا کہ اگر فاعل مظہر ہو تو بھی فعل
مطابق فاعل کے ہوتا ہے یعنے تثنیہ واسطے تثنیہ کے اور جمع
واسطے جمع کے پادری صاحب مصنف ہدایۃ النحو تو مسلمان
تھے لیکن مین آپکی کتاب مقدس عربی مطبوعہ لندن
سنہ ۱۸۶۰ سے تین شاہد لکھتا ہون۔ اول زبور ۲۔ ۲
قامت ملوک الارض والرؤسا ثانی تکوین ۲۔ ۱
فکملت السموات والارض وجمیع زینتھا۔ ثالث

یوضا ۸-۳ فقدم الیہ الکتبۃ والفریسیون امراۃ
پادری صاحب آپ اپنی بائبل سے بھی ناواقف ہو کیا یہہ
بدایۃ النحو کے مطابق نہین ہے پھر کیون خواہ مخواہ قواعد
کو غلط ٹھہرا کے الزام دیتے ہو۔

(۴) **قولہ** مولوی صاحب نے اسکا جواب تقلید قرآنی جو کہ
صرف ونحو کے قواعد سے محض برعکس ہے دیا نحو ہند
والہندان والہندون افضل من عمرو یہہ جواب ضیق
زبان مین ممکن ہے کہ زبان مذکورہ مین وہی صیغہ مذکر و
مونث کے واسطے ہے نحو زید تر و کمتر وغیرہ مذکر و مونث
کے واسطے یکسان ہے۔ لیکن جبکہ وسعت وبسطت زبان
عربی مین صیغ حسب منضبطہ قواعد صرف ونحو موجود ہین
تو افضل صیغہ افعل التفضیل مذکر کی کیا ضرورت ہے کہ افضل
کو واحد وتثنیہ وجمع کے لئے استعمال کرین۔

اقول پادری صاحب آپنے کوئی قاعدہ نہین بیان کیا
کہ فلانے قاعدے سے افضل تثنیہ وجمع کے واسطے استعمال
کرنا جائز ہے فقط صیغہ تثنیہ اور جمع کا ہونا تو اس امر کو
مقتضی نہین ہے کہ ہمہ حال ہر مادہ مین واحد واحد مین
اور تثنیہ تثنیہ مین اور جمع جمع مین مستعمل ہو ورنہ بائبل
مین کیون فکلمت السموات کہا کیا کلمن نہ تھا
اور نہ وسعت وبسطت زبان مقتضی ہے ورنہ کیون فقدم
الکتبۃ کہا کیا قدموا نہ تھا کیا پادری صاحب وسعت
وبسطت زبان کا یہی معنے ہی کہ ہر مادہ مین واحد وتثنیہ
وجمع کے خواہ غائب یا حاضر یا متکلم ہو علیحدہ علیحدہ الفاظ
ہون اور ہر مادہ مین اپنے مطابق مستعمل ہو تو چاہئے کہ جیسا
امرد رجلین واحد متکلم کے واسطے بعض مادہ مین اور لفظ
ہے اور متکلم کے واسطے اور جیسا کہ مین آئی اور مین زیا عربی
مین بھی جہت مونث اور مذکر دونون کو کافی نہوتا بلکہ
کوئی اور لفظ مونث اور مذکر کے واسطے ہوتا اسی طرح خرتما
کا صیغہ مشترک درمیان مذکر و مونث نہوتا۔ پس اب پادری
صاحب سے یہ عرض ہے کہ اکثر آپ حسب منضبطہ قواعد
صرف ونحو بیان کیا کرتے ہو وہ کونسے قواعد ہین۔

(۵) **قولہ** واضح دلایح راے اقدس ہو کہ اس عبارت عربی
کے مضمون سے ترشح نہین کہ کان کا اسم الا کے مابعد ہے اور
جواب قومہ خبر ہے۔

اقول ای پادری صاحب جب مولوی صاحب نے یہہ
ارشاد فرمایا کہ اعرابہ کاعراب قولہ وما کان قولہم الا ان قالوا
ربنا اغفرلنا اور پھر یہ بیان کیا کہ مابعد الا اسم کان ہے
اور ماقبل خبر کان جس سے یہہ ظاہر ہوا کہ الا ان قالوا اسم
کان ہے اور قولہم خبر کان پھر اعرابہ کاعراب وما کان
قولہم الخ کے کیا معنے ہے یہی تو ہے کہ جیسا الا ان قالوا اسم
کان ہے اور قولہم خبر کان اسی طرح الا ان قالوا اسم کان
ہے اور جواب قومہ خبر کان۔

(۶) **قولہ** مولوی صاحب کی سمجھ پر مین کیا تحسین وآفرین
کرون کیونکہ قوم ابراہیم نے مغفرت نہین مانگی بلکہ ابراہیم
کو آگ مین ڈالدیا اور اللہ تعالی نے انکو بچا لیا سورۃ
الانبیاء رکوع ۵ قلنا یانار کونی بردا وسلاما علی
ابراہیم سے کہا ای آگ ٹھنڈک ہوجا اور آرام ابراہیم پر
واضح راے ہو کہ قوم ابراہیم نے مغفرت نہین مانگی بلکہ
حضرت ابراہیم کو آگ مین ڈالدیا تو خدا نے حسب عقاید
اہل اسلام یہ آیت نازل کی۔

اقول واقعی پادری صاحب نے کیا خوب مطلب مولوی صاحب کی عبارت کا سمجھا آفرین مولوی صاحب تو فرماتے ہین اعرابہ کا اعراب وماکان قولہم الخ یعنے جو ترکیب وماکان قولہم کی ہے وہی ماکان جواب قومہ کی ہے کس عبارت سے یہ سمجھہ لیا کہ یہ قول قوم ابراہیم ہے جسپر آپ معترض ہوے کہ قوم ابراہیم نے مغفرت نہین مانگی بلکہ ابراہیم کو آگ مین ڈالدیا کیا تشبیہہ سے سمجھہ لیا یا مولوی صاحب کے ترجمہ سے کیا مولوی صاحب نے یہ بہی کہدیا ہے کہ ہم سے مراد قوم ابراہیم ہے۔

(۷) **قولہ** واضح رائے ہو کہ قوم ابراہیم نے مغفرت نہین مانگی الخ

اقول تو خدا نے حسب عقاید اہل اسلام یہ آیت نازل کی ظاہر اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل اسلام قبل نزول آیت مذکورہ سے یہہ اعتقاد رکہتے تھے پہر موافق عقاید اہل اسلام یہ آیت نازل ہوی حالانکہ یہ صریح غلط ہے کیونکہ موافق وحی اعتقاد ہوتا ہے نہ وحی موافق اعتقاد۔

(۸) **قولہ** قالت فذالکن الذی لمتننی فیہ یعنی سو یہ وہی ہے کہ طعنہ دیا تمنے مجہہ کو اسکے واسطے واضح رائے الوزیر ہو کہ ذالکن اسم اشارہ جمع مونث ہے ذلک اسم اشارہ مذکر کی جگہہ پر کیون استعمال کیا کیونکہ مشار الیہ مذکر ہے کیا فصاحت و بلاغت کی یہی معانی ہی کہ ذالکن اسم اشارہ جمع مونث کو ذلک اسم اشارہ مذکر کی جگہہ پر مشار الیہ مذکر کے لئے استعمال کرین اور یہان پر مشار الیہ حضرت یوسف ہین اگر عبارت قرآن یہ ہوتی قالت فذالک الذی لمتننی فیہ ہوتی تو ارزوے قواعد صرف ونحو شاید صرف ونحو سے مراد اپنا یا ریویرنڈ صاحب کا موجد صرف ونحو مراد ہو) درست ہوتی ای فہو ذالک العبد الکنعانی الذی لمتننی فیہ فی لا افتتان بہ ای زنان مصر تمنے کنعانی غلام کے لئے مجہہ کو لعن لعن ملامت کی کہ اسکے سبب سے فتنہ مین پڑی اسکے جواب معقول کے واسطے انعام ہے۔

اقول فذالکن اسم اشارہ جمع مونث نہین ہے یہہ آپنے کس سے سیکہا اور کس کتاب مین دیکہا حضرت پادری صاحب یہ مرکب ہے ذا اسم اشارہ واحد مذکر اور کن ضمیر جمع مونث سے کاش کہ پادری صاحب کافیہ کی یہ عبارت دیکہہ لیتے وتیصل بہا حرف الخطاب وہی خمسۃ فی خمستہ فیکون خمسۃ وعشرین پہر معترض ہوتے پادری صاحب بیشک ہم بہی کہتے ہین کہ مشار الیہ یوسف علیہ السلام ہے اسیوجہ سے ذا مستعمل ہوا لیکن جب مخاطبات عورتین ہین پہر کیون فذالک جائز ہو کیا ک ضمیر واحد مذکر جمع مونث کی جگہہ مستعمل ہو سکتا ہے حضرت ایسی اصلاح بائبل مین لکہا کیجئے ای پادری صاحب آپ نے جرات کر کے لکہہ تو دیا کہ اس کے جواب معقول کے واسطے انعام ہے تاکہ لوگ اور خاص کر آپ کے ریورنڈ صاحب یہہ خیال کرین کہ کیا خوب اعتراض کیا ہے کہ جس پر پادری صاحب انعام دینے پر بہی راضی ہو گئے لیکن قلعی کہل گئی مگر می مہتمم صاحب اگرچہ لکہنا تو بہت ہے فی الحال اتنی ہی پر کفایت کر کے ختم کرتا ہون۔

حررہ الراجی عفو ربہ الصمد غلام محمد سورتی۔

از راندیر قریب سورت۔

ہمعصرون کا شکریہ

اخبار منشور محمدی کے اجرا کی خبر پہ ہمارے معزز معاصرین کشف الاخبار بمبئی۔ مخبر صادق قصور۔ مہر نیمروز بجنور۔ راجپوتانہ گزٹ اجمیر نے بھی اپنے وفور عنایت و ہمدردی و جوش دینی سے اظہار مسرت فرمایا اور مسلمان بھائیون کو خریداری اور اعانت پر آمادہ کرنے کی اور نادہندون کو ادائے قیمت واجب الادا پر متوجہ کرنیکی غرض سے نہایت مفید اور عمدہ مضامین لکھے۔ جنکی اس اعانت کے ہم نہایت مشکور ہین اور امید کرتے ہین کہ اسی طرح اور ہمعصر بھی اس پر توجہ فرماکر ہمین ممنون فرماوینگے۔ ان اخبارات مین چونکہ کشف الاخبار نے سب سے پہلی توجہ کی تھی لہذا اسکا وہ آرٹکل یہان نقل کیا جاتا ہے اور آیندہ اگر ممکن ہوگا تو اور ہمعصرون کے آرٹکل بھی نقل کئے جائینگے۔

اخبار منشور محمدی بنگلور

اس ہفتہ مین ہم کو دفتر اخبار منشور محمدی بنگلور سے ایک خط جس سے ہم نے حد درجہ مسرت و ابتہاج کے ساتھ دریافت کیا کہ تاریخ ۵ محرم سنہ حال سے اب پھر ہمارا ہمعصر شایع ہوگا۔ الحمد للہ مگر اس خوشی کے ساتھ ہی وہ پچھلے غم آلود وقت بھی یاد ہوتے ہین کہ نوخیز زمانہ مین اپنے خریدارون کے دروازون پر ٹکرا ٹکرا کر بچہ بے شیر کی طرح چیخ چیخ کر آخر ہماری نظرون سے غایب ہو ہو گیا اب دیکھئے کیا ظہور ہو خدا معاونین اور خریدارو کو اتنی توفیق اور نظر دے کہ وہ اخبار کا حق الخدمت سمجھین اور ادا بھی کرین نیز اسکی خدمت اور جانفشانی پہچانین بھی آجکل ہمارے ملکی بھائی بہت ایسے بھی ہین کہ جو اخبار خریدتے ہین مگر ہرگز نہین جانتے کہ اخبار کیا چیز اور اسکا مطلب کیا ہے اور آیا حیثیت سے یہ اپنے فرض منصبی کو ادا کرتا ہے نیز یہ کہ خاصکر کسقدر کارآمد ہے اور کیا ہم کو فائدہ پہنچاتا ہے پس وہ جسطرح اور جس صورت سے اخبار کے ساتھ پیش آوین انکا احسان اور عنایت لہذا ہم بھی دعا کرتے ہین کہ خدا ملک کو نظر دے جسمین ملک کی ہر قسم کی علمی عملی ترقی متضمن ہے باقی آیندہ منشور محمدی دیکھکر انشاء اللہ لکھین گے۔

تردید دین عیسوی مین ایک نہایت عمدہ اور نئی تصنیف۔ پیغام محمدی

یہ ان کتابون کا جواب ہے جنپر عیسائی برسون سے فخر کرتے تھے اور لاجواب سمجھتے تھے یعنے نیاز نامہ پادری صفدر علی وعدم ضرورت قرآن پادری تھاکرداس اس نادر کتاب مین جناب مولانا مولوی سید محمد علی صاحب نے تعلیم موسوی اور عیسوی کا مقابلہ کرکے مذہب اسلام کی ضرورت اور اسکی فضیلت اس تحقیق و خوش اسلوبی سے ثابت کی ہی کہ کسی منصف کو اسکی تسلیم مین تامل نہین ہوسکتا حق یہ ہی کہ بے نظیر کتاب کئی برس سے بڑے شوق سے لوگ اس کے طالب تھے مگر تیار نہونے سے روانگی مین التوا ہوا۔ اب ۳ جزمین چھپکر تیار ہی شایقین مشتہر سے طلب فرمائین قیمت کاغذ معمولی معہ محصول ڈاک عہ کاغذ عمدہ معہ دفتی عہ۔ المشتہر سید ابراہیم کانپور احاطہ کمان خان

التماس

معاونان اخبار و مشتریان نامدار سے التماس ہے کہ براہ عنایت

مطبع بحر الاسلام واقع معسکر بنگلور سے باہتمام محمد شریف شایع ہوا۔